سبّ وشتم

یا

ظلم وستم

تصنیف

حضرت علامہ محمد فیض احمد اُویسی رضوی

ناشر

مکتبہ اُویسیہ رضویہ ملتان روڈ بہاول پور

بلال پرنٹنگ ایجنسی۔ گلی ۳۳۔ محلہ امیر آباد نزد ضلع کچہری ملتان

Scanned with CamScanner

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَارَسُوۡلَ اللّٰہ

سبّ و شتم یا ظلم و ستم

تصنیف

حضور فیضِ ملت، مفسرِ اعظم پاکستان

ابو الصالح مفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی محدث بہاولپوری قدس سرہٗ

Scanned with CamScanner

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّيۡ عَلٰى رَسُوۡلِهِ الۡكَرِيۡمِ

بعد خطبہ مسنونہ ! حضرات ابن سبا پہلا شخص ہے جس نے امامتِ علی کے فرض ہونے کو مشہور کیا اور ان کے دشمنوں پر تبرّا کیا اور مخالفوں سے کھل کر کھیلا اور ان کو کافر کہا۔ پھر جاہل لوگ خاص کر عجمی جن کے ملک پر مسلمانوں نے عہد اصحابِ ثلاثہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُمۡ میں قبضہ کر لیا تھا اور ہزار سالہ مجوسی حکومت ختم ہو گئی تھی، اس کے دام وتزویر میں پھنس گئے اور ناشرانِ دینِ متین کے خلاف پروپیگنڈہ شروع ہوا اور اس حد تک پہنچا کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُمۡ کو سرِ بازار گالی دینا عبادت قرار دیا۔

ہر نماز کے بعد تبرّا سنت ہے

چنانچہ ملا محمد تقی رافضی شیعہ نے حدیقۃ المتقین صفحہ ۱۱۴ پر لکھا ہے کہ ہر نماز کے خلفائے ثلاثہ (ابو بکر وعمر وعثمان) اور حضرت عائشہ پر لعنت بھیجنا سنت ہے اور نماز کی قبولیت اور تکمیل اس کے بغیر نہیں۔

عین الحیوۃ ملا باقر مجلسی صفحہ ۶۱۲ پر ہے: وبسند معتبر منقولست از حضرت امام جعفرصادق ع از جای نماز خودبرنمی خاستند تاچہار ملعون وچہار ملعونہ را لعنت نمیکرد، پس باید که بعد از ہر نماز بگوید: اللهم للعن ابابكر وعمر وعثمان ومعوية وعائشة وحفصة وهندة وام الحكم[1]

یعنی معتبر بندے سے منقول ہے حضرت امام جعفر صادق نماز سے فارغ ہو کر جب تک اِن آٹھ حضرات کو تبرا نہ بھیجتے جائے نماز سے نہیں اُٹھتے۔

۱۔ابو بکر	۲۔عمر	۳۔عثمان	۴۔معاویہ	۵۔عائشہ
۶۔حفصہ	۷۔ہند	۸۔ام الحکم۔(معاذ اللہ ثم معاذ اللہ)		

یہی وجہ ہے کہ شیعہ مذہب میں تبرّا سے بڑھ کر اور کوئی عبادت نہیں۔ چنانچہ ذاکروں اور مرثیہ خوانوں، پیٹ کے بچاریوں نے عوام شیعہ کو سکھا دیا کہ اُٹھتے بیٹھتے کہا کرو:

علی کے دشمنوں پر لعنت

اس سے خلفاءِ ثلاثہ اور اُم المومنین بی بی عائشہ اور امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم مراد لیتے ہیں اور اس عبارت کو تبرّا سے تعبیر کرتے ہیں۔ فقیر پہلے آپ کو ''تبرّا'' کے لغوی اور اصطلاحی معنی سمجھادے تاکہ بعد ازاں شیعوں کی اس اعلیٰ عبادت کا حال ملاحظہ فرمائیں۔

تبرا کے لغوی اور اصطلاحی معنی

(1) عین الحیات، تعقیب مخصوص نمازِ ظہر، ص۴۸۶، در مطبع دبدبہ احمدی لکھنو

Scanned with CamScanner

غیاث اللغات (اردو) صفحہ ۹۴ میں ہے تبرا بروزن تمنا بمعنی بیزاری۔[2]

اور اصطلاحِ شریعتِ شیعہ میں ''اصحابِ ثلاثہ (ابوبکر، عمر، عثمان) ودیگر تمام جلیل القدر (سوائے چند صحابیوں صحابہ کرام وازواجِ مطہرات، سیّد الانام اور وہ اولیاء عظام وجملہ صلحاء امت جو ان سے عقیدت کا اظہار کرے) کو گالی گلوچ بکنا بلکہ ان کو لعنتی کہنا، جتنی غلیظ سے غلیظ بکواس ہو ان کے حق میں کہنا۔

تبرّا شیعہ سنت میں واجب ہے

اور یہ مذموم ومردود ھنداشیعہ سنت شریعت میں نہ صرف بلکہ واجب ہے چنانچہ حق الیقین میں ہے:

بعضی از امور ہست کہ نزد شیعہ امامیہ ضروریست ونزدسائر مسلمانان ضروری نیست مثل امامت...... [3] وجوب بیزاری از ابوبکروعمر وعثمان ومعاویہ...... ولعن وبرأت از طلحہ وزبیر وعائشہ.[4]

یعنی، بعض اُمورِ شیعہ امامیہ کے نزدیک ضروریاتِ دین سے ہیں باقی مسلمانوں کے ضروری نہیں مثلاً امامت حضرت ابوبکر وعمر وعثمان ومعاویہ سے بیزاری اور طلحہ، زبیر وعائشہ پر لعنت کرنا۔

غور کیجئے کہ جس مذہب میں نبی اکرم ﷺ کے خاندان کے محبوب افراد پر لعنت بھیجنا اعلیٰ عبادت متصور ہو، ہم اس مذہب کو کیا نام دیں، نہ صرف لعنت کرنا عبادت بلکہ اس سے ستم بالائے ستم ہے۔

بچے کے دل میں حضرت عمر سے نفرت پیدا کرنا

سرسیّد احمد علی گڑھی نے لکھا: ایک میرے نہایت دوست شیعہ مذہب تھے۔ اِن کے ہاں ایک چھوٹا بچہ تھا جس کو ایک بکری کا بچہ پال دیا تھا اور وہ خوب اس سے ہل گیا تھا۔ ایک دن اس بکری کے بچے کو ذبح کر ڈالا۔ وہ چھوٹا بچہ خوب رویا، اس کے باوا نے اُس سے کہا کہ عمر یہ کام کر گیا ہے۔ وہ بچہ عمر کو بُرا بھلا کہتا تھا یہ کام صرف اس لیے کیا تھا کہ بچپن ہی سے ان کے دل میں عمر کی عداوت اور ان کے نام سے نفرت پیدا ہو۔ (دیکھئے مقالات سرسیّد، صفحہ ۲۸۶، مرتبہ اسماعیل پانی پتی مطبوعہ لاہور)[5]

ابوبکر وعمر وعثمان کے نام لکھ کر جوتے مارنا

شمس الاسلام بھیرہ پنجاب جنوری ۳۴ء میں لکھا ہے:

کچھ روز ہوئے بھیرہ میں بخار کی بہت شکایت تھی اور بھیرہ کی آبادی کا کثیر حصہ بخار میں مبتلا تھا۔ اس موقع سے فائدہ اُٹھانے کے لئے شیعوں نے تعویذ لکھنے شروع کر دیئے۔ سادہ لوح اور بھولے بھالے حنفیوں نے وہاں سے تعویذ لینے

---

(2) غیاث اللغات مع منتخب اللغات وچراغ ہدایت، باب تاے فوقانی، ص ۱۵۵، قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ، کراچی

(3) حق الیقین، در ضروریاتِ شیعہ، ص ۳۳۴، در مطبع جعفری واقع لکھنو

(4) حق الیقین، در ضروریاتِ شیعہ، ص ۳۳۴ و ۳۳۵، در مطبع جعفری واقع لکھنو

(5) یہ حوالہ نہیں ملا۔

Scanned with CamScanner

شروع کر دیئے۔ تعویذ پیپل کے پتوں پر لکھ کر دیئے گئے اور ترکیبِ استعمال یہ بتائی گئی کہ جس شخص کو یہ تعویذ دیا جائے وہ بے سانس ہو کر اسے جوتے لگائے اور اپنی چارپائی کے پایہ کے نیچے رکھ دے، پت نوبتی کے دن کے لئے مفید ہوگا، بہتوں نے یہ عمل کیا۔آخر بھیرہ کے ایک معزز و مقتدر آدمی نے اسے ایک آدمی سے لے کر پڑھا تو اس پر لکھا تھا:

ابو بکر، عمر، عثمان، شداد، نمرود، ہامان، شیطان، قارون

اس نے اس آدمی کو پڑھ کر سنایا تو وہ ششدر سا رہ گیا اور آئندہ کے لئے توبہ کی۔

یہ تعویذ فرداً فرداً بھیرہ کے ہر ایک باوقار اور ذی عزت کو دکھایا گیا۔ بھیرہ کے مسلمان شیعوں کی اِس حرکت مذبوحی پر سخت متنفر ہو چکے ہیں اور تمام بھیرہ میں ان کے خلاف اظہارِ غیظ و غضب کیا جا رہا ہے۔

ایک شبہ کا ازالہ

شیعہ اصحابِ ثلاثہ و ام المومنین رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمۡ کے لئے سبّ و شتم اور لعن و طعن کی روایات کی نسبت سیّدنا امام جعفر و دیگر ائمہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمۡ کی طرف کر دیتے ہیں، یہ اِن کی شرارت ہے بلکہ ایسی روایات ''ابنِ سبا'' یہودی نے شیعوں کو عنایت فرمائی۔اس سے شیعہ خوش ہوں گے کہ تبرّا کا ثبوت امام جعفر سے ملا لیکن ایک منصف مزاج تحقیق کرنے پر کیا اثر لے گا اس لئے کہ حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ امام جعفر کے نانا ہیں۔کوئی بے ضمیر اپنے نانا کو گالی دے سکتا ہے مگر ائمہ سے ایسی بد تمیزی ناممکن ہے اگرچہ دشمن ہو تو بھی وہ رحمت کے گھرانے والے بجائے گالی کے دعائیں دیتے چہ جائیکہ نانا کریم اور وہ بھی ان کے نزدیک نہ صرف مومن بلکہ امام جعفر نے ابو بکر کو امام، عادل، صدیق و دیگر بہترین القابات سے یاد کیا۔اسلام کا دشمن اسلام میں نووارد اس دورنگی کو کیا سمجھے گا۔اس سے واضح ہوا کہ ایسی کاروائی ابن سبا نے شیعوں کی خیر خواہی ظاہر کر کے ان سے دشمنی کی لیکن اسے سمجھے کون ؟؟؟

خلاصہ

تبرّا شیعہ کا نہ صرف مشغلہ ہے بلکہ ایک بہترین عبادت ہے۔اِس موضوع پر ان کی ان گنت کتابیں لکھی جا چکی ہیں۔

فقیر صرف نمونہ کے طور پر ''کلید مناظرہ'' کی چند عبارات آپ کو سناتا ہے، ذرا دل تھامیئے، جگر پر پتھر باندھیئے۔ وہ عبارات یہ ہیں:

Scanned with CamScanner

تبرّا کے متعلق مختلف تصریحات
سیّدنا صدیق اکبر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ پر تبرا

۱۔ان (حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ) کا باپ ابو قحافہ آنحضرت کے عہد رسالت میں زندہ رہا لیکن تا دیر آخر مسلمان نہ ہوا۔(کلید مناظرہ، صفحہ ۱۱۷)[6]

تنقید

یہ سراسر جھوٹ کہا اسی لئے کہ حضرت ابو قحافہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہی مسلمان ہو گئے تھے۔ چنانچہ شہاب الدین خفاجی حضرت ملا علی قاری رحمہما اللہ نے شرح شفاء جلد ۳، صفحہ ۳۵۲ میں ان کے اسلام کے قصہ اور واقعہ کو تفصیل سے لکھا ہے۔

۲۔ابو بکر اور شیطان کا ایمان مساوی ہے۔[7]

۳۔ابو بکر کا ایمان راسخ نہ تھا۔ ۱۲۲[8]

۴۔ابو بکر بزدل ہونے کے علاوہ احمق بھی تھا۔ معاذ اللہ[9]

۵۔ عمر (رضی اللہ عنہ) کو خلافت پاخانہ میں ملی۔[10]

۶۔ عمر (رضی اللہ عنہ) نے شراب مرتے دم تک ترک نہ کی۔[11]

۷۔ عمر (رضی اللہ عنہ) تمام عمر کھڑے کھڑے پیشاب کرتا رہا۔[12]

۸۔ عمر (رضی اللہ عنہ) بحالت روزہ جماع کر لیا کرتا تھا۔[13]

۹۔ عمر (رضی اللہ عنہ) بحالت جنب نماز پڑھ لیا کرتا تھا۔[14]

۱۰۔ خالد بن ولید کو مالک بن نویرہ کی عورت کا عشق اور لالچ دامن گیر تھا۔[15]

(6) کلید مناظرہ، مختصر حالات ابو بکر صاحب، صفحہ ۱۰۸، بار سوئم، مینیجر کتب خانہ حسینیہ، حلقہ نمبر ۵۲، محلہ شیعاں، لاہور، ۱۹۵۶ء

(7) کلید مناظرہ، مختصر حالات ابو بکر صاحب، صفحہ ۱۰۸، بار سوئم، مینیجر کتب خانہ حسینیہ، حلقہ نمبر ۵۲، محلہ شیعاں، لاہور، ۱۹۵۶ء

(8) کلید مناظرہ، مختصر حالات ہجرت، صفحہ ۱۲۲، بار سوئم، مینیجر کتب خانہ حسینیہ، حلقہ نمبر ۵۲، محلہ شیعاں، لاہور، ۱۹۵۶ء

(9) کلید مناظرہ، بار سوئم، مینیجر کتب خانہ حسینیہ، حلقہ نمبر ۵۲، محلہ شیعاں، لاہور، ۱۹۵۶ء

(10) کلید مناظرہ، خاتمہ ابو بکر، صفحہ ۱۷۴، بار سوئم، مینیجر کتب خانہ حسینیہ، حلقہ نمبر ۵۲، محلہ شیعاں، لاہور، ۱۹۵۶ء

(11) کلید مناظرہ، شراب، صفحہ ۲۴۹، بار سوئم، مینیجر کتب خانہ حسینیہ، حلقہ نمبر ۵۲، محلہ شیعاں، لاہور، ۱۹۵۶ء

(12) کلید مناظرہ، طہارت، صفحہ ۲۵۳، بار سوئم، مینیجر کتب خانہ حسینیہ، حلقہ نمبر ۵۲، محلہ شیعاں، لاہور، ۱۹۵۶ء

(13) کلید مناظرہ، فضائل حضرت عمر صاحب، صفحہ ۱۹۵، بار سوئم، مینیجر کتب خانہ حسینیہ، حلقہ نمبر ۵۲، محلہ شیعاں، لاہور، ۱۹۵۶ء

(14) کلید مناظرہ، فضائل حضرت عمر صاحب، صفحہ ۱۹۵، بار سوئم، مینیجر کتب خانہ حسینیہ، حلقہ نمبر ۵۲، محلہ شیعاں، لاہور، ۱۹۵۶ء

(15) کلید مناظرہ، خالد بن ولید، صفحہ ۲۶۳، بار سوئم، مینیجر کتب خانہ حسینیہ، حلقہ نمبر ۵۲، محلہ شیعاں، لاہور، ۱۹۵۶ء

Scanned with CamScanner

تبرّا مجموعی طور پر

ا۔ اصحابِ ثلاثہ (صدیق، فاروق، عثمان غنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ) بت پرست تھے۔[16]

۲۔ سیّدنا ابو بکر، عمر فاروق و عثمان غنی کو منافق، دوزخی، کافر، مشرک کہتے اور لکھتے ہیں۔ (دیکھئے کا معتبر مترجم قرآن مقبول، صفحات، ۴، ۲۲، ۳۷، ۵۲، ۱۱۹، ۲۲۵، ۲۲۷، ۵۱۲، ۴۴۶، ۵۲۱)[17]

۳۔ ثلاثہ (صدیق و عمر و عثمان رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ) صدق و صفا سے قطعاً عاری تھے۔[18]

تنقید: یہ بھی غالی اور متعصب شیعہ کی بڑ ہے ورنہ سیّدنا صدیق کی صداقت اور دوسرے یاروں کی صدق و صفائی پر قرآن کے علاوہ شیعہ مذہب کے اسلاف بھی قائل ہیں۔

تمام صحابہ مرتد، بے دین اور گمراہ تھے (معاذ اللہ)

حضور سرورِ عالم ﷺ نے وصول کے وقت اپنے ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ چھوڑے جنہیں شیعہ کہتے ہیں کہ چند صحابیوں کے سوا باقی مرتد اور گمراہ ہو گئے، چنانچہ ملاحظہ ہو

فروع کافی، کتاب الروضہ، ص۱۵ میں ہے کہ ابو جعفر نے فرمایا

كان الناس أهل ردة بعد النبي صلى الله عليه وآله وسلم إلا ثلاثة المقداد بن الاسود وأبوذر الغفاري و سلمان الفارسي.[19]

حضور ﷺ کے بعد سوائے تین افراد کے سب مرتد ہو گئے مقداد، ابوزر، سلمان، صرف یہی تین مسلمان رہ گئے تھے۔

---

(16) کلید مناظرہ، حالات حضرت عمر و دیگر کیفیات، صفحہ ۱۸۸ و ۲۱۱، بار سوئم، مینیجر کتب خانہ حسینیہ، حلقہ نمبر ۵۲، محلہ شیعاں، لاہور، ۱۹۵۶ء

(17) قرآن مجید مترجم، پارہ ۱، سورۃ البقرہ، آیت ۸، مقبول پریس دہلی

قرآن مجید مترجم، پارہ ۱، سورۃ البقرہ، آیت ۹۵، مقبول پریس دہلی

قرآن مجید مترجم، پارہ ۲، سورۃ البقرہ، آیت ۱۵۸، مقبول پریس دہلی

قرآن مجید مترجم، پارہ ۲، سورۃ البقرہ، آیت ۲۱۵، مقبول پریس دہلی

قرآن مجید مترجم، پارہ ۴، سورۃ آلِ عمران، آیت ۱۹۵، مقبول پریس دہلی

قرآن مجید مترجم، پارہ ۸، سورۃ الانعام، آیت ۱۱۴، مقبول پریس دہلی

قرآن مجید مترجم، پارہ ۸، سورۃ الانعام، آیت ۱۲۲، مقبول پریس دہلی

قرآن مجید مترجم، پارہ ۱۴، سورۃ النحل، آیت ۱۱۰، مقبول پریس دہلی

قرآن مجید مترجم، پارہ ۱۶، سورۃ طٰہٰ، آیت ۱۳۲، مقبول پریس دہلی

(18) کلید مناظرہ، حالات حضرت عمر و دیگر کیفیات، صفحہ ۱۸۸ و ۱۸۹، بار سوئم، مینیجر کتب خانہ حسینیہ، حلقہ نمبر ۵۲، محلہ شیعاں، لاہور، ۱۹۵۶ء

(19) الكافي الكليني، كتاب الروضة، حديث القباب، رقم الحديث ۳۴۱، ۸/۱۳۳، منشورات الفجر بيروت

Scanned with CamScanner

ساداتِ گیلانی

مجھے تو ان سادات گیلانیوں پر تعجب ہے جو مذہبِ شیعہ کو نہ صرف اچھا بلکہ دو تہائی مذہب شیعہ کو بعض ساداتِ گیلانی اور مخادیم حضرات پال رہے ہیں حالانکہ شیعہ کا اندرونِ خانہ غوثِ پاک کے متعلق گندگی سے بھرا ہوا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:

ا۔ حضرت محبوبِ سبحانی عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ یعنی بغداد والے پیرانِ پیر کو شیعہ سیّد نہیں مانتے بلکہ کہتے ہیں کہ وہ یعنی سیّدنا عبدالقادر جیلانی، محبوب سبحانی قدس سرہٗ یہودیوں کا چودھری تھا۔[20]

۲۔ کتاب شیعہ حق الیقین اردو، صفحہ ۱۹۸ میں جنابِ غوثِ اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھا کہ بغداد خدا کے غضب ولعنت کا مقام ہے۔[21]

۳۔ خلاصۃ المصائب، صفحہ ۲۲۲ پر لکھا ہے کہ جب زمانہ عبدالقادر جیلانی لعین کا ہوا جسے اہلِ باطل وشریر (یعنی اہلسنّت) پیر دستگیر کہتے ہیں۔[22] (العیاذ باللہ)

ساداتِ گیلانی پر شیعوں کے کوڑے

کلید مناظرہ کے علاوہ ایک لاہوری مولوی احمد علی شیعہ لکھتا ہے: وہ عبدالقادر (جیلانی غوثِ اعظم) ایسا سیّد تھا جیسے مرزا غلام احمد قادریانی۔ (رسالہ خروس جیلان)[23]

اسی رسالہ میں لکھتا ہے کہ وہ (غوث اعظم) کسی صورت میں سیّد نہ تھا بلکہ کسی جنگ دوست عجمی شخص کی اولاد تھا۔[24]

سادات گیلانیوں سے استدعا ہے کہ وہ ان حوالوں کو خود دیکھیں اگر ان میں کچھ غیرت ہے تو پھر شیعہ مذہب پر پانی کی طرح پیسہ بہانے کے بجائے ایسے پیٹ کے بچاریوں کو اپنے نزدیک بھٹکنے نہ دیں۔

شاباش پیر مہر علی شاہ کے مریدو

یہاں پر میں حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب قدس سرہٗ کے مریدین کو ان کی غیرت کی داد دیتا ہوں۔ اس لئے کہ عبدالاحد غازی پوری غیر مقلد وہابی نے پیر صاحب کے متعلق لکھا کہ نہ وہ سیّد ہے اور نہ مسلمان بلکہ ایک بدمعاش

(20) خروس جیلان تک رسائی ممکن نہیں ہوئی البتہ کلید مناظرہ میں من وعن یہی عبارت موجود ہے۔
کلید مناظرہ، حالاتِ شیخ عبدالقادر صاحب گیلانی، صفحہ ۳۸۳، بار سوئم، مینیجر کتب خانہ حسینیہ، حلقہ نمبر ۵۲، محلہ شیعاں، لاہور، ۱۹۵۶ء

(21) کتاب نہیں مل سکی۔

(22) خلاصۃ المصائب، روایت سی و ہفتم، صفحہ ۲۲۲، مطبع منشی نولکشور، لکھنؤ، شوال المکرم ۱۲۹۳ھ، نومبر ۱۸۷۶

(23) کلید مناظرہ، حالاتِ شیخ عبدالقادر صاحب گیلانی، صفحہ ۳۸۹، بار سوئم، مینیجر کتب خانہ حسینیہ، حلقہ نمبر ۵۲، محلہ شیعاں، لاہور، ۱۹۵۶ء

(24) کلید مناظرہ، حالاتِ شیخ عبدالقادر صاحب گیلانی، صفحہ ۳۸۱، بار سوئم، مینیجر کتب خانہ حسینیہ، حلقہ نمبر ۵۲، محلہ شیعاں، لاہور، ۱۹۵۶ء
غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سیّد ہونے کے دلائل فقیر کے رسالہ "اماطۃ الاذی عن غوث الوریٰ" دیکھئے۔ (اُویسی غفرلہ)

Scanned with CamScanner

قسم کا انسان ہے تو پیر صاحب کے مریدین اسی روز وہابیوں سے نہ صرف دشمنی کا اظہار کرتے ہیں بلکہ ایسے گستاخوں سے ہاتھ ملانا گوارا نہیں کرتے۔

غیرت سیکھو

حضرات نہ صرف شیعہ غوثِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے دشمن ہیں بلکہ وہابی غیر مقلد بھی غوثِ اعظم کو غلیظ گالی بکتے ہیں۔ چنانچہ فقیر نے اس موضوع پر ایک رسالہ لکھا جس کا نام "سبّی شیعہ یا وہابی" ہے۔
تبرّا کرنے والوں کو سوچنا چاہیے کہ تم جن ہستیوں کو گالی دیتے ہیں وہ امام الانبیاء علیہ السلام سے انہیں تعلق تھا یا نہیں، اگر کہو کہ تعلق تھا لیکن بعد کو ٹوٹ گیا۔

بھائیو! یہ تمہارا غلط خیال ہے اس لئے کہ جسمانی رشتہ تمہارے توڑنے کا نہیں اور باطنی بھی وہ رشتہ جسے اللہ تعالیٰ نے جوڑا اور نبی علیہ السلام نے اسے تا قیامت نبھانے کا وعدہ فرمایا۔

تمہارے ذاکرین غلط کہتے ہیں کہ ان کے رشتے ٹوٹ گئے حالانکہ ہم شیعہ کی مستند کُتُب سے ثابت کرتے ہیں کہ حضرت علی و حضرت حسین وامام باقر وامام جعفر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ نے ان حضرات کے مدائح و مناقب وکمالات بیان فرمائے ہیں۔

تفصیل سے چشمہ نور افزا، شرح آئینہ نما و دیگر تصانیف میں لکھا جا چکا ہے۔(فقیر اُویسی غفرلہ)

ہم یہاں پر صرف اہل بیت کے پیغامات عرض کر دیتے ہیں تاکہ سابقہ مضامین کا غبار دُھل جائے۔

سبّی لعنتی ہے

حضرت امام جعفر صادق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے شیعوں کو ایک تلقین فرمائی اور ساتھ یہ بھی فرمایا کہ اس کی خلاف ورزی کرنے والا لعنتی ہے اور وہ تلقین کیا تھی وہ یہ کہ کسی کو گالی نہ دو۔ اگر دو گے تو لعنتی کہلاؤ گے، چنانچہ ملاحظہ ہو:
وإياكم وسب أعداء الله حيث يسمعونكم فيسبوا الله عدوا بغير علم.[25] (الكافى)

کافی میں امام صادق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے ایک روایت ہے فرمایا کہ بچاؤ اپنے آپ کو دشمنوں کو گالی دینے سے کیونکہ وہ تم سے گالی سن کر اللہ کو بُرا کہیں گے۔ اپنی جہالت وعداوت کے سبب سے۔
و في الاعتقادات عنه عليه السلام أنه قيل له: إنا نرى في المسجد رجلا يعلن بسب أعدائكم و يسبهم؟ فقال: ما له لعنه الله، تعرض بنا، قال الله: " وَ لا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ " الآية.[26]

---

(25) الكافى الكليني، كتاب الروضة، رقم الحديث ١، ٨/ ٨، منشورات الفجر بيروت

(26) مرآة العقول في شرح أخبار آل الرسول، كتاب الايمان والكفر، باب مجالسة اهل المعاصى، رقم الحديث ١١، ٩٤، دارالكتب الاسلاميه تهران

Scanned with CamScanner

اور اعتقادات میں امام جعفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ ہم ایک مرد کو مسجد میں دیکھتے ہیں کہ وہ آپ کے دشمنوں کو علی الاعلان گالی دیتا ہے۔ آپ نے فرمایا اسے کیا ہوا ہے، خدا اس پر لعنت کرے وہ ہم پر تعریض کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ"

یہ شیعہ مذہب کی مستند کتاب اور امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا ارشادِ گرامی ہے اور سنا آپ نے کہ امام صاحب عام آدمیوں کو بھی گالی دینے کے روادار نہیں لیکن یار لوگ امام جعفر کے نانا جان حضرت ابو بکر اور امی جان حضرت عائشہ کو جی بھر کے گالی دیتے اور دلاتے اور اسے بہتر عبادت بلکہ اسے واجب جانتے ہیں۔ ان کے بعد حضرت عمر و عثمان ودیگر صحابہ اور غوث اعظم ودیگر اولیاء کرام کا کیا کہنا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا وعظ وتقریر اور سبّی شیعہ کی سزا کا بیان

آخر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشادِ گرامی سنائے دیتا ہوں تا کہ سبّی شیعہ کل قیامت کے دن یہ نہ کہہ سکے کہ مجھے کچھ علم نہ تھا۔ سنیئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کیا فرماتے ہیں: شیعہ کی مستند کتاب "أطواق الحمامة" بحث امامت پر سوید بن غفلہ سے یہ روایت درج ہے: أنه قال مررت بقوم ينتقصون أبا بكر وعمر رضي الله عنهما فأخبرت عليا كرم الله وجهه وقلت: لو لا أنهم يرون أنك تضمر ما أعلنوا ما اجترأوا على ذلك، منهم عبد الله بن سبا. فقال علي رضي الله تعالى عنه (نعوذ بالله، رحمنا الله) ثم نهض وأخذ بيدي وأدخلني المسجد فصعد المنبر ثم قبض على لحيته وهي بيضاء فجعلت دموعه تتحادر عليها، وجعل ينظر للقاع حتى اجتمع الناس، ثم خطب فقال : ما بال أقوام يذكرون أخوي رسول الله ووزيريه وصاحبيه وسيدي قريش وأبوي المسلمين، وأنا برئ مما يذكرون، وعليه معاقب صحبا رسول الله بالحب والوفاء والجد في أمر الله، يأمران وينهيان ويغضبان في أمر الله، فقبض وهو عنهما راض، والمسلمون راضون، فما تجاوزا في أمرهما وسيرتهما رأي رسول الله وأمره في حياته وبعد موته، فقبضا على ذلك رحمهما الله، فوالذي

Scanned with CamScanner

فلق الحبة وبرأ النسمة لا يحبهما إلا مؤمن فاضل، ولا يبغضهما إلا شقي مارق. وحبهما قربة وبغضهما مروق إلخ.[27]

راوی کہتا ہے کہ میں ایک گروہ کو ملا جو شیخین کی تنقیصِ شان کرتے تھے۔ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اطلاع دی اور آکر کہا کہ اگر تم خفیہ طور سے ان لوگوں سے متفق نہ ہو تو ان کو ایسا کرنے کی جرأت نہ ہو۔ عبداللہ بن سبا پہلا شخص ہے جس نے اپنا خبث باطن ظاہر کیا۔ حضرت علی (رضی اللہ عنہ) نے کہا میں ان لوگوں سے پناہ مانگتا ہوں۔ خدا شیخین پر رحمت کرے، پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مسجد میں داخل کیا، خود منبر پر چڑھے، پھر اپنی ریش مبارک مٹھی میں پکڑلی اور وہ سفید تھی۔آپ کے آنسو بہہ کر داڑھی پر گرنے لگے۔آپ مسجد کے مکانات دیکھنے لگے حتیٰ کہ لوگ جمع ہو گئے۔ پھر خطبہ شروع کیا کیا حال ہے اس گروہ کا جو رسول اللہ کے بھائیوں،آپ کے دو وزیروں،آپ کے دو یاروں قریش کے دو سرداروں، مسلمانوں کے دو باپوں کا اہانت سے ذکر کرتے ہیں۔ میں اُن کی اس جرأت سے بیزار ہوں اور میں انہیں اس بات پر سزا دوں گا۔ رسول اللہ کے دو اصحاب تھے جو جد وجہد اور وفاداری سے احکامِ الٰہی کی تبلیغ کرتے تھے، امر و نہی کرتے اور فصل خصومات کرتے اور مجرموں کو سزا دیتے تھے، رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی رائے کے برابر کسی کی محبت تصوّر نہ فرماتے تھے کیونکہ آپ نے ان کو کارِ خدا میں مستعد و مضبوط پایا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے راضی گئے اور تمام مسلمان ان سے راضی ہوئے۔انہوں نے اپنے کام و دستور میں حضور کی مرضی مبارک سے آپ کی زندگی میں تجاوز نہ کیا اور آپ کی وفات کے بعد بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پوری اتباع کی۔ اسی بات پر دونوں کی وفات ہوئی۔ خدا کی ان دونوں پر رحمت ہو۔ مجھے اس خدا کی قسم ہے جس نے دانہ کو چیرا اور زوج کو پیدا کیا۔ان کا دوست مومن کامل ہے اور ان کا دشمن بدنصیب خارج از اسلام ہے۔ان کی محبت باعثِ قربِ الٰہی ہے اور ان کی عداوت موجبِ زوالِ ایمان۔

اسی کتاب میں دوسری جگہ یوں لکھا ہے کہ: جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا: لعن الله من أضمر لهما إلا الحسن الجميل. ثم أرسل إلى ابن سبأ فسيره إلى المدائن وقال: لا تساكني في بلدة أبداً.[28]

خدا اس کو لعنت کرے جو ان کی نسبت سوائے خیر و خوبی کے اپنے دل میں رکھتا ہے اور اس کا ثمرہ دیکھ لے گا، پھر آپ نے ابنِ سبا کی طرف حکم بھیج کر اس کو مدائن کی طرف نکال دیا اور حکم نافذ فرمایا کہ یہ کسی ایک بستی میں اقامت نہ کرنے پائے۔

فیصلہ

(27) أَطْوَاقُ الحَمَامَة في حَمل الصَّحابةِ عَلى السَّلامة، ملخصاً

(28) أَطْوَاقُ الحَمَامَة في حَمل الصَّحابةِ عَلى السَّلامة ،ملخصاً

Scanned with CamScanner

سامعین اب فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے کہ گالی دیناویسے بھی بُرا ہے پھران شخصیتوں کو جن کی ادنی بے ادبی سے اللہ تعالیٰ اعلانِ جنگ کرے اور نبی کریم ﷺ کے رشتہ داروں بلکہ محبوب خاندان کو بالخصوص جب شیعہ کو اپنے امام نہ صرف روک رہے ہیں بلکہ گالی دینے والوں کو لعنت کرتے اور سخت سزا کی وعید سناتے ہیں۔اب بھی سنّی شیعہ اپنی عادت سے باز نہیں آتا تو ہماری طرف سے اسے پیام پہنچا دو کہ جن کو گالی دیتے ہو اُن کا تو کچھ نہیں بگڑے گا لیکن تمہارا ستیاناس ضرور ہو گا۔

وماعلیناالا البلاغ المبین

وصلی اللہ علی خیر خلقه سیدنا محمدواله واصحابه اجمعین

چونکہ یہ تقریر سراسر شیعہ کے سبّ وشتم کے اظہار کے لئے بستی مخدوم صاحب تحصیل لودھراں ضلع ملتان میں ہوئی۔اسی لئے اس کا نام "سبّ وشتم یا ظلم وستم" تجویز کرتا ہوں۔

وماتوفیقی الا باللہ العلی العظیم

۴ ربیع الآخر ۱۳۹۹ھ بمطابق ۳ مارچ ۱۹۷۹ء بروز ہفتہ

بہاولپور۔پاکستان

Scanned with CamScanner